بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

خطبہ نمبر ۲۶

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲ روفا ۱۳۴۶ ہش ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۲ جولائی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم جولائی ۱۹۶۷ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

ربوہ یکم جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے صبح ۷ بجکر ۲۰ منٹ پر مسجد مبارک میں اجتماعی دعا اور ایک تفصیلی خطاب سے فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا افتتاح فرمایا۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ کے لئے انشاء اللہ ۶ جولائی ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اور اسے ہر لحاظ سے غیر معمولی طور پر بابرکت کرے اور حضور خیریت اور کامیابی کے ساتھ واپس تشریف لائیں۔

خطبہ جمعہ

مجوزہ سفر یورپ کے لئے احباب خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے

ہماری جماعت کے احباب کا یہ پہلا اور آخری فرض ہے کہ وہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں اور اپنے ماحول میں قائم کریں

مَیں بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ ہر احمدی گھرانہ میرے ساتھ اس میں شریک ہوگا

72 = 82

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء

مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

پچھلے چند دن سے دوران سر اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور گرمی اور ڈی پریشن کی وجہ سے مجھے تکلیف رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے اور بہت سا افاقہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تکلیف کا ایک حصہ باقی ہے۔ آج گرمی بھی بڑی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ جس حد تک ممکن ہو آج خطبہ کو مختصر کروں۔

قبل اس کے کہ میں اپنے اصل مضمون کی طرف آؤں میں

احباب سے دعا کی درخواست

کرنا چاہتا ہوں۔ دوست جانتے ہیں کہ یورپ میں انگلستان کے علاوہ ہماری پانچویں مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اور ۲۲ جولائی کا دن اس کے افتتاح کے لئے مقرر ہوا ہے۔ وہاں کے دوستوں کی یہ خواہش تھی کہ میں خود اس مسجد کا افتتاح کروں اور جب ہم اس تجویز پر غور کر رہے تھے تو دوسرے ممالک جو یورپ میں ہیں جہاں ہمارے مبلغ ہیں اور مساجد ہیں انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اگر افتتاح کے لئے آپ نے آنا ہے تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

تمام مشنز کا دورہ

بھی کریں۔ حالات کو دیکھیں، ضرورتوں کا پتہ لیں اور اس کے مطابق سکیم اور منصوبہ تیار کریں۔ پھر انگلستان والوں کا یہ مطالبہ ہوا کہ اگر یورپ میں آنا ہے تو انگلستان کو بھی جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بڑی جماعت پیدا ہو گئی ہے اپنے دورہ میں شامل کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے صرف لنڈن میں قریباً پانچ سو احمدی موجود ہیں۔ بڑی جماعت تو لنڈن میں پائی جاتی ہے لیکن بعض دوسرے مقامات پر خاصی بڑی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔

اس سلسلہ میں بعض دوستوں کو دعا کے لئے اور استخارہ کے لئے میں نے لکھا تھا بہت سی خوابیں تو بڑی مبشر آئی ہیں۔ بعض خوابیں ایسی بھی (جن میں سے بعض تو میں نے دیکھی ہیں) جن سے معلوم ہوتا ہے کہ

واپسی پر راستہ میں شاید کچھ تکلیف

بھی ہو لیکن وہ قادر و توانا جو وقت سے پہلے اس تکلیف کے متعلق اطلاع دے سکتا ہے وہ اگر چاہے تو ان تکالیف کو دور بھی کر سکتا ہے۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اور اسی سے نصرت اور امداد کے ہم طالب ہیں

پس مَیں چاہتا ہوں کہ تمام دوست اس سفر کے متعلق دُعائیں کریں اور خدا تعالیٰ سے خیر کے طالب ہوں اگر یہ سفر مقدر ہو تو

اسلام کی اشاعت اور غلبہ کے لئے خیر و برکت کے سامان

پیدا ہوں۔ خدا جانتا ہے کہ سیر و سیاحت کی کوئی خواہش دل میں نہیں نہ کوئی اور ذاتی غرض اس سے متعلق ہے۔ دل میں صرف ایک ہی تڑپ ہے اور وہ یہ کہ میرے رب کی عظمت اور جلال کو یہ قومیں بھی پہچاننے لگیں۔ جو سینکڑوں سال سے کفر اور شرک کے اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہیں اور انسانیت کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں قائم ہو جائے تا کہ وہ ابدی زندگی اور ابدی حیات کے وارث ہونے والے گروہ میں شامل ہو جائیں، تا ان کی بدبختی دور ہو جائے تا شیطان کی لعنت سے وہ چھٹکارا پائیں تا شرک کی نحوست سے وہ آزاد ہو جائیں تا بدرسوم کی قیود سے وہ باہر نکالے جائیں اور

خدا تعالیٰ کی رحمت اور اس کی محبت

اور اس کے حسن اور اس کے احسان اور اس کے نور کے جلوے وہ دیکھنے لگیں، تا وہ وعدہ پورا ہو جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نے دیا تھا کہ میں تیرے فرزند جلیل کے ذریعہ سے تمام قوموں کو تیرے پاؤں کے پاس لا جمع کروں گا، تا وہ دل جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے نا آشنا ہیں اور وہ زبانیں جو آج آپ پر طعن کر رہی ہیں وہ دل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں اور ان زبانوں پر درود جاری ہو جائے اور تمام ملکوں کی فضا نعرہ ہائے تکبیر اور درود سے گونجنے لگے اور وہ فیصلے جو آسمان پر ہو چکے ہیں زمین پر جاری ہو جائیں۔

پس میری درخواست ہے کہ تمام احباب جماعت سے اپنے بھائیوں سے بھی اور بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹے بچوں سے بھی کہ وہ

ان دنوں خاص طور پر دعا کریں

کہ اگر یہ سفر مقدر ہو تو اللہ تعالیٰ پوری طرح اسے بابرکت کر دے اور زیادہ سے زیادہ فائدہ اسلام کو اس سفر کے ذریعہ سے ہو اور اس عاجز اور کم مایہ انسان کی زبان میں ایسی برکت اور تاثیر رکھے کہ خدا کی توحید کے جو بول میں وہاں بولوں وہ لوگوں کے دلوں پر اثر کرنے والے ہوں اور میری ہر حرکت اور سکون کا اثر ان کے اوپر ہو اور ان کے دل اپنے رب کی طرف اور قرآن کریم کی طرف۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور اسلام کی طرف متوجہ ہونے لگیں اور غفلت کے جو پردے ان کی آنکھوں اور ان کے دلوں اور ان کی عقلوں پر پڑے ہوئے ہیں خدا ان پردوں کو اٹھا دے اور خدا کا حسن اور اس کا جلال نمایاں ہو کر ان کی آنکھوں کے سامنے، بصارت اور بصیرت کے سامنے چمکنے لگے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حسین چہرہ ان کے سامنے کچھ اس شان کے ساتھ ظاہر ہو جائے کہ وہ تمام دوسرے حسنوں کو بھول جائیں اور اسی کے ہو کر رہ جائیں۔ پس بہت دعائیں کریں بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت کرے اور اللہ تعالیٰ میری غیر حاضری کے ایام میں بھی

جماعت کو ہر فتنہ سے محفوظ رکھے

ویسے سید کام بنانے والا ہے۔ لیکن دل جہاں آپ کی جدائی سے غم محسوس کرتا ہے۔ وہاں یہ خیال بھی آتا ہے کہ ایسے موقعہ پر بعض منافق فتنے بھی پیدا کیا کرتے ہیں۔ تو جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسے منافقوں کو فوراً دبا دے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بعض منافق طبع فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر شروع میں ہی ان کو اس رنگ میں سمجھایا جائے کہ یہ جماعت خدا کے فضل سے اتنی مضبوط ہے کہ تمہارے فتنوں سے متاثر نہیں ہوگی، اگر تم باز نہ آئے تو تمہیں سزا دینے والے بھی یہاں موجود ہیں تو پھر یہاں تک نوبت نہیں پہنچتی کہ ضرور ایسے لوگوں کو سزا دی جائے۔ ان کو سمجھ آجاتی ہے کہ ہماری دال اس قوم میں گلتی نہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چوکس جماعت ہے

قربانی کرنے والی جماعت ہے

حالات کو سمجھنے والی جماعت ہے شیطان جن راہوں سے دل کے اندر گھس کر وسوسے پیدا کرتا ہے ان راہوں کو پہچانتی ہے اور شیطان کی جو دھیمی آواز ہے اس سے اچھی طرح واقف ہے کیونکہ وہ اس پُر شوکت آواز سے واقف ہے، جو خدا کی طرف سے آتی ہے تو جس آواز میں وہ شوکت نہ ہو، وہ عظمت نہ ہو، وہ سرور اور لذت نہ ہو، اس کو یہ جانتے ہیں کہ یہ ہمارے خدا کی آواز نہیں ہے، یہ صرف شیطان کی آواز ہے۔ اگر یہ چیزیں ایسے لوگوں پر ظاہر ہو جائیں۔ تو پھر بہت سے فتنوں سے جماعت بچ جاتی ہے۔

تو اس خیال سے بھی تشویش پیدا ہوتی ہے، اور ہونی چاہیئے، یہ طبعی چیز ہے۔ لیکن جو علم میں ذاتی مشاہدہ اور اللہ تعالیٰ کے سمجھانے پر اس جماعت کے متعلق رکھتا ہوں۔ اس سے مجھے یہ تسلی ہے کہ خواہ کتنا ہی بڑا فتنہ ہو۔ انشاء اللہ اسی کے فضل کے ساتھ یہ جماعت اس قسم کی باتوں سے متاثر ہونے والی نہیں۔ لیکن بہرحال

چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے

تو یہ سوچ کے کہ اگر خدا تعالیٰ نے چاہا اور اس سفر میں اس نے برکت مقدر کی اور اس کے سامان پیدا کر دیئے کم و بیش ایک ماہ کے لئے آپ سے دور رہنا پڑے گا۔ طبیعت میں ایک اداسی بھی ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک تشویش کا رنگ بھی ہے۔ گو اس کے ساتھ امید بھی ہے کہ جماعت اس قسم کی باتوں کو کبھی پنپنے نہیں دے گی جو فتنے کی ہوں

بہرحال میں درخواست کرتا ہوں آپ سب سے بھائیوں سے بھی، بہنوں سے بھی، بڑوں سے بھی اور چھوٹوں سے بھی، کہ ان ایام میں خاص طور پر بہت دعائیں کریں۔ ایک یہ کہ اگر یہ سفر خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے اظہار کا موجب بننا ہو اور اسلام کی شوکت اس سے ظاہر ہوتی ہو۔ تبھی مجھے اس سفر پر جانے کی توفیق ملے اور جب میں جاؤں تو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر دے کہ

وہ پیغام جو حقیقتاً خدا کا پیغام ہے

جسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی طرف لے کے آئے جسے دنیا اب بھول چکی تھی اور اب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کی حیثیت سے دنیا پر ظاہر ہوئے وہ پیغام دنیا کو پہنچایا۔ اسی غرض سے آپکی بعثت ہوئی تو یہ پیغام صحیح طور پر اور ایسے رنگ میں کہ وہ قومیں اس پیغام کو سمجھنے لگیں ان تک پہنچانا اس سفر کی غرض ہے۔ اور یہی ایک مقصد ہے تو اللہ تعالیٰ اگر توفیق دے تو ایسے رنگ میں انکو پیغام پہنچا دیا جائے۔ کہ ان پر اتمام حجت ہو جائے کیونکہ جب تک کسی قوم پر اتمام حجت نہ ہو۔

وہ انذاری پیشگوئیاں پوری نہیں ہؤا کرتیں جو ان کے انکار کی وجہ سے ان کے حق میں خدا تعالےٰ نے قبل از وقت اپنے رسول کو دی ہوں۔ تو خدا کرے کہ وہ انذار وہ تنبیہ وہ جھنجوڑنا میرے لئے ممکن ہو جائے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کا پہنچانا صحیح رنگ میں اور مؤثر طریق پر ممکن ہو جائے تاکہ یا تو

وہ اسلام کی طرف مائل ہوں

ایک خدا کو ماننے لگیں، توحید کو پہچاننے لگیں، اللہ تعالےٰ کو ایک اپنی ذات میں اور ایک اپنی صفات میں سمجھنے لگیں، جس رنگ میں کہ اسلام نے اللہ تعالےٰ کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور یا پھر ایسے رنگ میں ان پر اتمام حجت ہو جائے کہ وہ انذاری پیشگوئیاں جن کو پڑھ کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور جن کا تعلق تمام منکرینِ اسلام سے ہے اور جو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں، وہ اتمامِ حجت کے بعد ان کے حق میں پوری ہوں تا اسلام اور مذاہبِ عالم کے درمیان جو فیصلہ ہونا مقدر ہے وہ جلد ہو جائے اور دنیا یا تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمت کے سائے میں آ کر بچ جائے یا خدائی قہر کی تپش میں جا کر ہلاک ہو جائے اور اس قضیہ کا فیصلہ ہماری زندگی میں ہی ہو جائے کہ

اسلام ہی سچا مذہب ہے

پھر مَیں تاکیداً کہتا ہوں کہ ان دنوں میں دوست دعائیں کریں اس سفر کے بابرکت ہونے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے اور توحید باری کے قیام کے لئے اور اللہ تعالےٰ کی عظمت اور جلال کے ان قوموں پر ظاہر ہونے کیلئے اور اس بات کے لئے کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو اصلاح کا موقع دے اور ان پر فضل کرتے ہوئے انہیں اس بات کی توفیق دے کہ وہ اسے اور اس کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچاننے لگیں۔

اَب مَیں اختصار کے ساتھ

اصل مضمون کی طرف آتا ہوں

مَیں نے اِس سلسلۂ خطبات کے پہلے دو خطبے اپنی بہنوں کو مخاطب کرکے دئے تھے۔ اَب مَیں اپنی سکیم میں بھی پہلے انہیں ہی مخاطب کرتا ہوں۔ پچھلے خطبوں میں مَیں نے بتایا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کی نسل میں اس عظیم عبد کو پیدا کرے جو کامل عبد کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہو اور جس کی تعلیم کے نتیجہ میں دنیا میں خالص توحید قائم ہو۔

بات یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ کی شہادت ہم صرف اس صورت میں ہی دے سکتے ہیں جب ہمیں محمد عبدہ ورسولہ کی پوری معرفت اور عرفان حاصل ہو۔ تو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایک عبدِ کامل کی صورت میں دنیا پر ظہور پذیر ہوئے تاتوحیدِ خالص دنیا میں قائم ہو۔

ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے

کہ توحیدِ خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں۔ ہمارے گھروں میں صرف توحید کے دروازے ہی کھلے رہیں اور شرک کی سب راہوں کو ہم کلیتہً چھوڑ دیں اور توحید کی راہوں پر بشاشت کے ساتھ چلنے لگیں۔ ہم بھی اور ہمارے بھائی بھی اور نوعِ انسان کے رشتہ سے جو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی اس توحیدِ خالص کی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے۔ اور کوئی شخص جو توحیدِ خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحیدِ خالص پر قائم نہیں ہوسکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے

ہمارے معاشرہ میں خاص طور پر اور دنیا کے مسلمانوں میں عام طور پر بیسیوں، سینکڑوں شاید ہزاروں بدرسمیں داخل ہو چکی ہیں۔ احمدی گھرانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ تمام بدرسوم کو جڑ سے اکھیڑ کے اپنے گھروں سے باہر پھینک دیں۔ چونکہ بدرسوم کا مسلم معاشرہ میں داخلہ زیادہ تر عورتوں کی راہ سے ہوتا ہے اِس لئے آج

میری پہلی مخاطب میری بہنیں ہی ہیں

گو عام طور پر تمام احبابِ جماعت اور افرادِ جماعت مرد ہوں یا عورتیں وہ میرے مخاطب ہیں۔ مَیں نے بتایا ہے کہ سینکڑوں ہزاروں بدرسوم ہمارے معاشرہ میں ہماری زندگی میں داخل ہو چکی ہیں۔ کچھ پنجاب میں ہونگی، کچھ دوسری سرحد میں ہوں گی، کچھ سندھ میں ہوں گی۔ کچھ مصر میں۔ کچھ انڈونیشین احمدیوں میں آگئی ہوں گی۔ ہم نے ہر گھر اور ہر مقام اور ہر شہر اور ہر ملک کے احمدی گھرانوں سے ان بدرسوم کو باہر نکال کے پھینکنا ہے۔ یہ ہمارا مقصد ہے اس کی تفصیل میں مَیں اِس وقت نہیں جاسکتا کیونکہ مجھے تکلیف بھی ہے اور گرمی بھی بہت ہے۔ لیکن مَیں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کو اے میری محترم بہنو!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اشتہار

پڑھ کر سناؤں ایک ایسا اشتہار جو حضور نے ۱۸۸۵ء میں دیا تھا۔ اس کے بعض حصے مَیں سنانا چاہتا ہوں۔ آپ غور سے سنیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبہ کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر کسی قدر اختیار رکھتا ہے سوال کیا جائے گا کہ آیا بے راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا اور راہِ راست کی ہدایت کی یا نہیں۔ اس لئے مَیں نے قیامت کی باز پُرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات اور دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب و واسطہ دار ہیں) ان کی بے راہیوں اور بدعتوں پر بذریعہ اشتہار کے انہیں خبردار کروں کیونکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں اور ان بُری رسموں اور خلافِ شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا پر کچھ سُنتے نہیں۔ ہر چند ڈرایا گیا کچھ ڈرتے نہیں اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں اور خدا تعالےٰ کے عذاب سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں اس لئے ہم نے ان لوگوں کے بُرا ماننے اور بُرا کہنے اور ستانے اور دکھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حقِ نصیحت پورا کرنے کیلئے بذریعہ اس اشتہار کے ان سب کو اور دوسرے مسلمان بہنوں اور بھائیوں کو خبردار کرنا چاہا تا ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے اور قیامت کو کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا اور سیدھا راہ نہیں بتایا۔ سو آج ہم کھول کر باَوازِ بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دینِ اسلام کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف مُنہ پھیریں نہ دائیں، اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ لیکن ہمارے گھروں میں جو بد رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں مگر

چند موٹی موٹی رسمیں

بیان کی جاتی ہیں تا نیک بخت عورتیں خدا تعالےٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں۔ اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات مُنہ پر لانا۔ یہ سب ایسی باتیں ہیں جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بُھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں پکڑ لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہیں یعنے ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔

(۲) دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلّا کر رونا اور کچھ کچھ مُنہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے

یہ سب ناپاک رسمیں

اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(۳) سوم سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی ہوتے ہیں۔ حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دُور دُور سے سیاپا کرنے کیلئے آتی ہیں اور مکر اور فریب سے مُنہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت کر دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

(۴) اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کوئی بڑا بھارا گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ مَیں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاک امن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کیلئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کیلئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کرے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ اور رسول پیارا ہے اس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

(۵) ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بد رسم ہے کہ

دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے

بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبّر اور نخوت کا طریق ہے جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔

(۶) ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونو باتیں عند الشرع حرام ہیں۔ اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنیوالا بعد نکاح کے ولیمہ کرے یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔

(۷) ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی کی بہت سُستی ہے (یہ ایک بنیادی چیز ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجّہ دلائی ہے) بعض عورتیں زکوٰۃ دینے کے لائق ہیں اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے وہ زکوٰۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی رکھتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں جن میں شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے یا کوئی حُقّہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالیٰ سے ڈرو ورنہ مرنے کے بعد ذلّت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑو گے اور اس غضبِ الٰہی میں مبتلا ہو جاؤ گے جس کا انتہا نہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ خاکسار غلام احمد از قادیان"

(منقول از الحکم جلد ۶ ۲۴ مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ کالم ۲ بحوالہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۴۸)

بعض حصّے اس میں سے مَیں نے چھوڑ دئیے ہیں بہرحال اس وقت جیسا کہ مَیں نے

بنایا ہے رسوم تو بہت سی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان میں سے بعض احمدی گھرانوں میں بھی گھس گئی ہیں یا گھس رہی ہیں۔ اور اس تفصیل میں جانا میرے لئے ممکن نہیں میں نے چند مہینے ہوئے مختلف علاقوں سے مربیوں کے ذریعہ بدعات کے متعلق اور بد رسوم کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں۔ اور کسی وقت اللہ تعالیٰ نے توفیق عطاء کی تو بعض رسوم کے متعلق تفصیل سے بھی بیان کروں گا۔ لیکن اس وقت

اصولی طور پر ہر گھرانے کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں۔ اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں

سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوششوں کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یہ یاد رکھے کہ خدا اور اسکے رسول اور اس کی جماعت کو اسکی کچھ پرواہ نہیں ہے وہ اس طرح جماعت سے نکال کے باہر پھینک دیا جائے گا جس طرح دودھ سے مکھی۔ پس قبل اس کے کہ خدا کا عذاب کسی قہری رنگ میں آپ پر وارد ہو یا اس کا قہر جماعتی نظام کی تعزیر کے رنگ میں آپ پر وارد ہو اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔

پس آج میں اس مختصر سے خطبہ میں

ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کیلئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے ہر بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ۔ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنی ہیں اس جہاد کے ذریعہ، اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو، ہمارے گھروں میں قائم ہو، ہمارے دلوں میں قائم ہو، ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو، اور اس غرض سے کہ شیطان کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دئے جائیں۔

اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

"میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ پائی نہیں جاتی۔ اسے دوبارہ قائم کرے"۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۷۷ و ۲۷۸)

تعلیم القرآن کلاس کا نصاب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم جولائی ۱۹۶۷ء سے ایک ماہ کے لئے شروع ہونے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کا کورس حسب ذیل منظور فرمایا ہے۔ شریک ہونے والے دوستوں کی آگاہی کے لئے اسے شائع کیا جاتا ہے۔ تا کہ طلباء اس کے مطابق تیاری کر کے آئیں۔

نمبر شمار	نام مضمون	کورس
۱۔	قرآن کریم	پہلے چھ پارے مع ترجمہ و تفسیر
۲۔	حدیث	ریاض الصالحین نصف اوّل (اسکے علاوہ طلباء چالیس جواہر پارے اور نبراس المومنین کا خود مطالعہ کرینگے)
۳۔	کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	نزول المسیح
۴۔	عربی قواعد صرف و نحو	خلاصۃ النحو مصنفہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵۔	علمی تقاریر	علماء سلسلہ کی بیس علمی تقاریر کے علاوہ ہر جمعرات کو طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے جایا کریں گے۔
۶۔	مشق تقاریر	روزانہ حسب گنجائش استاد کی نگرانی میں طلبہ تقریر کی مشق کریں گے۔ مستورات کے لئے لجنہ میں انتظام ہوگا۔
۷۔	مطالعہ اخبارات و کتب	طلبہ خلافت لائبریری سے استفادہ کریں گے۔ مستورات لجنہ اور جامعہ نصرت کی لائبریریوں سے فائدہ اٹھائینگی
۸۔	مجلس عرفان	حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان میں باقاعدہ شمولیت طلباء ان تمام مضامین اور تقاریر کے نوٹس لینگے کتب ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ کاپیاں قیمتاً یہاں سے مل سکیں گی۔

علاوہ ازیں سیر و ورزش کا بھی پروگرام ہے۔ بزرگان سلسلہ سے تعارف بھی شامل ہے۔ اس کلاس میں شمولیت کرنے کے لئے جن احباب کو دفتر کی طرف سے اجازت ہوگی۔ ان میں سے بیرونی جماعتوں میں سے آنیوالوں کے قیام و طعام کا انتظام بذمہ مرکز سلسلہ ہوگا۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

روزانہ پروگرام فضل عمر تعلیم القرآن کلاس ۱۹۶۷ء

یہ پروگرام اس لئے شائع کیا جاتا ہے تا طلبہ اس کے لئے تیاری کر کے آئیں نیز احباب اس سے اس کلاس کی افادیت کا اندازہ کر سکیں گے۔

وقت	پروگرام
۴ — ۵-۱۵	نماز فجر و تلاوت قرآن کریم
۵-۱۵ — ۶-۰۰	ورزش جسمانی
۶-۰۰ — ۶-۴۵	ناشتہ
۷-۰۰ — ۷-۴۵	حدیث نبوی (ریاض الصالحین نصف اوّل)
۷-۴۵ — ۸-۴۵	قرآن کریم (ابتدائی چار پارے)
۸-۴۵ — ۹-۱۵	قرآن کریم (پارہ پنجم و ششم)
۹-۱۰ — ۹-۴۵	درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۹-۴۵ — ۱۰-۳۰	علمی تقاریر
۱۰-۳۰ — ۱۱-۰۰	قواعد صرف و نحو
۱۱-۰۰ — ۱۲-۰۰	مطالعہ کتب و اخبارات
۱۲-۱۵ — ۱-۰۰	کھانا دوپہر
۱-۰۰ — ۴-۴۵	نماز ظہر۔ آرام اور ذاتی مطالعہ
۵-۰۰ — ۵-۱۵	نماز عصر
۵-۱۵ — ۵-۴۵	مشق تقاریر
بعد نماز مغرب	مجلس عرفان میں شمولیت۔

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

حدیث النبیؐ

کلمہ حکمت مومن کی گمشدہ پونجی ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَلِمَۃُ الْحِکْمَۃِ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ فَحَیْثُ مَا وَجَدَھَا فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا۔ (ترمذی)

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ حکمت و دانائی کی ہر بات تو مومن کی اپنی ہی گمشدہ چیزوں میں سے ایک شے ہے۔ پس ہر مومن کو چاہیئے کہ جہاں کہیں سے بھی کوئی حکمت کی بات اسے ملے اسے فوراً لے لے کیونکہ وہی تو اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے۔

تشریح:- یہ حدیث پاک ہر مسلمان کو اس بات کی کھلی دعوت دے رہی ہے کہ علم کوئی ایسی چیز نہیں جو صرف کتب کے اندر محفوظ ہے یا علماء و فضلاء کی مجالس میں بیٹھنے سے ہی حاصل ہو سکتا ہے نہیں بلکہ علم کے حصول کا سمندر ایک ناپیدا کنار ہے جو ہر آنکھ کھول کر چلنے والے اور کان کھول کر زندگی گزارنے والے علم کے شائق کو ہر وقت کوئی نہ کوئی نکتہ رسا سمجھا رہا ہے۔ دنیا کی ہر چیز حیوانات، نباتات اور جمادات سب ہی انسان کے لئے ایک علمی کھلی ہوئی کتاب ہیں۔ انسان اگر سبق لینا چاہے تو دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیز سے بھی سبق حاصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایک دو واقعات اس ضمن میں بیان کرنا مناسب ہوں گے:۔

پہلا واقعہ تو ایک امام کے علم حاصل کرنے کا ہے جو انہوں نے ایک چھوٹے سے بچے سے حاصل کیا۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بچے کو کیچڑ میں بھاگتے ہوئے دیکھا تو اسے آواز دی کہ میاں ذرا سنبھل کر چلو مبادا گر جاؤ۔ بچہ بھی بفضلہ تعالیٰ اچھے بزرگوں کی اولاد میں سے تھا اس نے پلٹتے ہوئے جواباً عرض کیا حضور ٹھیک ہے کہ آپ کو قوم کے ایک بچے کے گرنے کی فکر لاحق ہے لیکن آپ اپنی فکر کریں میں تو ایک بچہ ہوں اگر کہیں گر بھی گیا تو کوئی بات نہیں کیونکہ میرے گرنے کا اثر صرف میری ذات تک ہی محدود رہے گا۔ کسی اور کو نقصان کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ آپ تو بفضلہ تعالیٰ دین کے مضبوط ستون ہیں۔ اگر کسی وقت آپ پھسل گئے تو پھر قوم کا کیا ہوگا۔ بچے کی اس قیمتی بات کو حضرت امام رحمتہ اللہ علیہ نے جب سنا تو فرمانے لگے کہ اس بچے نے تو آج مجھے بہت ہی قیمتی سبق دیا ہے۔

ایسا ہی ایک اور واقعہ ایک چیونٹی اور ایک بادشاہ کا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بادشاہ اپنے دشمنوں سے شکست کھا کر دور کہیں جنگل میں چھپ کر جا بیٹھا۔ وہ ہمت ہار چکا تھا اور دشمن بھی چونکہ اس پر غالب آ چکا تھا اس لئے اس نے آئندہ سے لڑنے کا ارادہ ترک کر دیا وہ اسی شش و پنج میں بہت آزردہ خاطر سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر سامنے کی دیوار پر ایک چیونٹی پر پڑی جو اپنے مونہہ میں کوئی چیز دبائے دیوار پر چڑھ رہی تھی۔ چنانچہ وہ اس کو دیکھنے میں منہمک ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ تھوڑی دیر کے بعد وہ چیونٹی اس چیز سمیت دیوار سے نیچے آ گری۔ چیونٹی نے ہمت کر کے پھر اس چیز کو مونہہ میں پکڑا اور دوبارہ دیوار پر چڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ تھوڑی ہی چڑھی ہو گی کہ پھر گر پڑی۔ چیونٹی نے پھر اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے سہ بارہ دیوار پر چڑھنا شروع کر دیا۔ اب وہ پہلے سے بھی کہیں اوپر چڑھ گئی لیکن دیوار کے آخری حصہ تک نہ پہنچنے پائی تھی کہ اس مرتبہ پھر بیچاری سے وہی کچھ ہوا جو پہلے ہو چکا تھا لیکن چیونٹی نے اس پر بھی ہمت نہ ہاری اور بار بار دیوار پر چڑھنے کی کوشش کرتی رہی حتیٰ کہ (لکھا ہے کہ) ۵۵ ویں مرتبہ وہ اس دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں کامیاب ہو گئی۔

بادشاہ نے جب یہ واقعہ دیکھا تو اس نے پھر سے عزم صمیم اس بات کا کر لیا کہ جیسے بھی ہو دشمن پر حملہ کیا جائے چنانچہ اس نے اپنی فوج کو از سر نو تیار کیا اور ایسے مصمم ارادہ سے دشمن پر حملہ آور ہوا کہ دشمن کے لئے سوا بھاگنے کے کوئی چارہ کار نہ رہا۔

پس دنیا میں ہزاروں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں جن کو اگر انسان گہری نظر سے دیکھے تو سبق حاصل کر سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ علم و حکمت کی بات تو مومن کی اپنی کھوئی ہوئی چیز ہے اسے چاہیئے کہ جہاں کہیں اسے پائے لے لے اور اپنے دل کی کھڑکیوں کو اس طرح کھول کر رکھے کہ کوئی علم کی بات جو اس کے سامنے آئے اس کے دلی خزانہ میں داخل ہونے سے باہر نہ رہے۔

اس حدیث شریف کے تعلق میں ایک یہ بات بھی ذہن نشین ہونی ضروری ہے کہ یہ جو اس میں ضَالَّۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے اس میں یہ اشارہ ہے کہ ایک مسلمان کو جہاں کہیں بھی کوئی حکمت و دانائی کی بات نظر آئے خواہ وہ اسے پہلے سے معلوم ہو یا نہ ہو، حقیقت میں اس کی اصل کسی نہ کسی صورت میں اسلام میں موجود ہوتی ہے۔ کھوئی ہوئی چیز کا لفظ اسی لئے استعمال کیا گیا ہے تاکہ اس میں یہ اشارہ ہو کہ یہ چیز حقیقتاً مومن کی اپنی تھی مگر وہ اس کے قبضہ سے باہر رہنے کی وجہ سے اس کی نظر سے اوجھل رہی۔ تو مومن کا یہ حق ہے کہ اسے جب بھی ایسی چیز ملے وہ اسے فوراً لینے کی کوشش کرے۔ اسی واسطے تو آپؐ نے فرمایا کہ فَھُوَ اَحَقُّ بِھَا یعنی مومن ہی اس چیز کا زیادہ حق دار ہے۔ خواہ وہ بظاہر دوسرے کے قبضہ میں ہو۔ اگر غور کیا جاوے تو درحقیقت ہر علم و حکمت کی کنہ اسلام میں موجود ہے جیسے فرمایا فِیْھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ۔ کہ اس میں قائم رہنے والے احکام ہیں۔

مگر افسوس کہ تھوڑے ہیں جو اس پر غور کرتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کاش دنیا قرآن کریم کے مقام کو سمجھے اور آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جوامع الکلم کی قدر و قیمت پہچانے جو آپ نے قرآن کریم سے نکال کر ہمارے سامنے رکھے۔

تاریخ اسلام

غیرت ایمانی اور محبت رسولؐ کا ایک واقعہ

غزوہ بنو مصطلق سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واپس آ رہے تھے تو راستہ میں مریسیع کے مقام پر پڑاؤ کیا اس جگہ منافقین نے جو ہمیشہ مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینے اور اس طرح نخل اسلام کو اس کی ابتدائی حالت میں ہی نفاق و اختلاف کی زہر میں ملی ہوا سے مرجھا دینا چاہتے تھے ایک خطرناک فتنہ کھڑا کرنا چاہا جس سے قریب تھا کہ مسلمانوں میں کشت و خون تک نوبت جا پہنچتی عصبیت کو جسکو اسلام نے ان کے اندر جو اخوت پیدا کی تھی اس کا خاتمہ ہو جاتا اور خانہ جنگی شروع ہو جاتی اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ حضرت عمرؓ کا ایک ملازم جہجاہ نام چشمہ پر پانی لینے گیا۔ انصار میں سے بھی ایک شخص سنان پانی لینے کے لئے وہاں گیا۔ دونوں کم علم اور معمولی عقل و سمجھ کے آدمی تھے۔ پانی بھرتے بھرتے دونوں میں تکرار ہو گئی۔ اور جہجاہ نے سنان کے ایک ضرب لگا دی۔ سنان نے شور مچا دیا اور انصار کو مدد کے لئے پکارا۔ جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی اور چشم زدن میں وہاں ایک اچھا خاصا مجمع ہو گیا اور ممکن تھا کہ تلواریں نکل آتیں اور مسلمان اپنے ہی بھائیوں کے خون سے اپنے ہاتھ آلودہ کر لیتے مگر بعض سنجیدہ بزرگوں نے معاملہ رفع دفع کرا دیا اور اس طرح یہ فتنہ ٹل گیا۔ لیکن فتنہ و فساد پیدا کرنے کا ایک زریں موقع ضائع جانے کی اطلاع جب منافقوں کے سردار عبد اللہ بن ابی ابن سلول کو ہوئی تو اس نے پھر اس فتنہ کی آگ کو ہوا دینی چاہی اپنے ساتھیوں کو بہت اکسایا اور کہا لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ یعنی ہمیں مدینہ پہنچنے دو تو جو ہم میں سے سب سے معزز آدمی ہے وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی کو وہاں سے نکال دے گا یہ سن کر مخلصین کے تن بدن کو آگ لگ گئی اور ان کی تلواریں عبد اللہ کے قتل کے لئے بے قرار ہو رہی تھیں کہ عبد اللہ کے لڑکے حضرت حبابؓ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ میرے باپ نے شرارت کی ہے اور آپ نے اس کے قتل کا حکم دیا ہے اگر میری یہ اطلاع درست ہے تو آپ مجھے حکم دیں کہ میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر حاضر کروں کیونکہ اگر آپ نے یہ کام کسی اور کے سپرد کیا تو ممکن ہے کہ کسی وقت میری رگ جاہلیت جوش مارے اور میں اس مسلمان کو اپنے باپ کا قاتل سمجھ کر کوئی نقصان پہنچا بیٹھوں اور اس طرح جہنم میں اپنا ٹھکانا بنا لوں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہمارا ہرگز یہ ارادہ نہیں۔

(سیرہ ابن ہشام صفحہ ۲۳۰ ج ۲)

اپنے باپ کی اس گستاخی پر حضرت حباب کو اس قدر طیش تھا کہ جب لشکر نے کوچ کیا تو انہوں نے باپ کا راستہ روک لیا اور کہا کہ خدا کی قسم میں تمہیں ہرگز واپس نہ جانے دوں گا۔ جب تک تم یہ اقرار نہ کرو کہ معزز ترین وجود آنحضرتؐ ہیں اور ذلیل ترین انسان تم ہو اور اس مطالبہ پر اس قدر اصرار کیا کہ مجبور ہو کر عبد اللہ کو یہ الفاظ کہنے پڑے۔ (سیرت حلبیہ)

ذرا غور تو کریں اس غیرت ایمانی کے مظاہرہ پر ایک جسمانی باپ پر روحانی باپ کے لئے کتنا ان کے دل میں جوش اور محبت ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ

اس مادی زمانہ میں بھی دنیا کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی محبت سرد ہو چکی ہے۔ خصوصاً ہماری جماعت کو اپنے پیارے آقا کے لئے ایسا ہی جوش اور ایمانی غیرت کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہم بھی سلف صالحین کے نقش قدم پر چل کر اللہ تعالیٰ کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

(ع۔ ح)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

دار الانشاء ربوہ

نماز تسبیح

بعض کتب حدیث میں جو صحاح ستہ سے کم درجہ کی ہیں نماز تسبیح کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حسب فرصت و توفیق دن میں ایک بار اگر یہ نہ ہو سکے تو ساتویں روز یعنی ہر جمعہ کے دن اور اگر یہ نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو تو کم از کم عمر میں ایک بار یہ نماز پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس نماز کی برکت سے انسان کے دین و دنیا کے کام سنور جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

نوٹ:۔ یہ نماز انفرادی ہے باجماعت کا سنت و حدیث میں کہیں ذکر نہیں اس لئے اس قسم کا رواج درست نہیں ہے۔

نماز پڑھنے کی ترکیب:۔ مکروہ اوقات (طلوع شمس۔ زوال اور غروب شمس) کو چھوڑ کر دن کے کسی حصہ میں بھی یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ تاہم رات یا چاشت کا وقت اس کے لئے بہترین ہے۔ اس نماز کی چار رکعت ہیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پڑھے۔ پھر رکوع میں تسبیحات کے بعد یہی ذکر دس بار کرے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر تسمیع و تحمید کے بعد دس دفعہ ہر سجدہ میں تسبیحات کے بعد دس دفعہ۔ سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت دس دفعہ۔ اور ہر رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ یہی ذکر کیا جائے۔ اس کے بعد اگلی رکعت کے لئے تکبیر کہہ کر کھڑا ہو جائے۔ غرض اسی طرح یہی ذکر کیا جائے اور ہر رکعت پڑھی جائے۔

دوسری رکعت کے بعد جب درمیانی قعدہ کے لئے بیٹھے تو تشہد کے بعد یہ دس تسبیحات کہے اسی طرح آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور ادعیہ ماثورہ کے بعد یہ تسبیحات پڑھے گویا ایک رکعت میں یہ تسبیح و تحمید پچھتر دفعہ اور چار رکعتوں میں تین سو دفعہ ہو جائے گی۔

نوافل کے بارہ میں یہ اصول ہمیشہ مدِنظر رکھنا چاہیئے کہ نوافل کا فائدہ تبھی ہے جبکہ انسان فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے والا نہ ہو کیونکہ فرض ادا کرنے اور ہر قسم کے مفوضہ کاموں اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے بعد ہی انسان کے نوافل قبول ہوں گے اور ان کے فوائد سے وہ متمتع ہونے کا حقدار بن سکے گا۔ جو شخص فرائض میں کوتاہی کرتا ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد سے لاپرواہ ہے۔ قومی اور جماعتی کاموں میں دلچسپی نہیں لیتا اور اس کا سارا زور نوافل پر ہے تو اس کی یہ ساری کاوش رائیگاں جائے گی وہ قربِ الٰہی حاصل نہیں کر سکے گا کیونکہ اس کے قرب کے صحیح راستوں سے وہ دور ہٹ گیا ہے۔ (ملک سیف الرحمان مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نشانات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک دشمنِ اسلام کی وفات کا کشفی نظارہ

ایک شخص جس کا نام سہج رام تھا اسلام کے خلاف سخت کینہ اپنے دل میں رکھتا تھا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام سے اکثر مذہبی بحث کیا کرتا تھا۔ وہ امرتسر میں ڈپٹی کمشنر کا سررشتہ دار تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مکان میں نماز عصر کے وقت تلاوت قرآن پاک فرما رہے تھے کہ کشفی حالت آپؑ پر طاری ہو گئی آپؑ نے دیکھا کہ یہی شخص جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے سیاہ کپڑے پہنے حضورؑ کے سامنے آ کھڑا ہوا ہے۔ اس نے بہت عاجزی والی حالت بنا رکھی ہے اتنے میں حضورؑ کو آواز آئی کہ جیسے کوئی کہتا ہے کہ مجھ پر رحم کرا دو۔ حضورؑ نے اسے فرمایا کہ اب رحم کا وقت نہیں رہا۔ اس کشفی نظارہ کے ساتھ ہی حضورؑ کے دل میں القاء ہوا کہ یہ شخص اس وقت فوت ہو گیا ہے۔

ان دنوں حضورؑ کے ایک بھائی جنہوں نے تحصیلداری کا امتحان پاس کیا تھا اور جو ملازمت کی تلاش میں تھے قادیان گھر پر آئے ہوئے تھے۔ یہ کشفی نظارہ دیکھ کر حضورؑ نچلے کمرے میں تشریف لے گئے جہاں پر حضورؑ کے یہ بھائی چھ سات اشخاص کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے اور حصول ملازمت کے متعلق ہی گفتگو ہو رہی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اگر پنڈت سہج رام فوت ہو جائے تو اسکی جگہ بھی ملازمت مل سکتی ہے۔ حضورؑ کی بات سُنکر سب نے قہقہہ لگایا اور تعجب کا اظہار کیا کہ چنگے بھلے آدمی کے متعلق حضورؑ کیا کہہ رہے ہیں لیکن خدا کی قدرت ہے کہ دوسرے یا تیسرے دن ہی یہ خبر آگئی کہ سہج رام فوت ہو گیا ہے اور اس کی موت عین اس وقت واقع ہوئی جبکہ حضورؑ نے مندرجہ بالا کشفی نظارہ دیکھا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی تصنیف حقیقۃ الوحی میں خود بھی اس نشان کا ذکر فرمایا ہے۔

(احمدیت پر اعتراضات کے جواب)

الہامات کا ایک حصہ متشابہات میں سے ہوتا ہے

بعض مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند الہامات پیش کر کے یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ ان کے کوئی معنے سمجھ نہیں آتے حالانکہ ان میں سے بعض کی تو خود حضور علیہ السلام نے تشریح فرما دی ہے اور بتا دیا ہے کہ ان کے کیا معنے ہیں۔ البتہ بعض الہامات ضرور ایسے ہیں جن کے معنے ابھی نہیں کھلے مگر یہ امر خدائی سنت کے عین مطابق ہے ایسے الہامات قرآن مجید کی بعض سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات کی مانند ہیں۔ جن کے معانی کے متعلق مختلف آراء ہیں اور آج تک مفسرین کسی ایک معنی پر متفق نہیں ہو سکے۔

حضرت امام فخر الدین صاحب رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر کبیر جلد اوّل میں سورہ بقرہ کی تفسیر کرتے ہوئے حروف مقطعات کا بھی ذکر فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ:۔

”یہ ایک چھپا ہوا علم اور بھید ہے جسے خدا تعالیٰ نے اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر کتاب میں کوئی نہ کوئی بھید رکھا ہوا ہے اور قرآن مجید میں وہ بھید سورتوں کے ابتدائی حروف مقطعات ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک کتاب کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ حروف تہجی ہیں۔ -------- اور امام شعبیؒ سے حروف مقطعات کے معنے پوچھے گئے تو اُنہوں نے فرمایا یہ ایک خدائی بھید ہے جس کے معلوم کرنے کے پیچھے مت لگو۔ اور ابوظبیان نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ علماء ان حروف کے معانی کے ادراک سے عاجز آ گئے ہیں۔ اور حسین بن الفضلؒ نے کہا ہے کہ یہ متشابہات میں سے ہیں۔“

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ خدائی کلام کا ایک حصہ متشابہات میں سے ہوتا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ اس کے معنے واضح اور صاف ہوں۔ اس خدائی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات بھی ایسے ہیں جن کا مطلب ابھی واضح نہیں ہوا۔ البتہ اپنے اپنے وقت پر ضرور ان کا مطلب واضح ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (خ - ا)

بیّنات اور متشابہات

”ہر ایک نبی کی نسبت جو پہلے نبیوں نے پیشگوئیاں کیں انکے ہمیشہ دو حصے ہوتے رہے ہیں۔ ایک بیّنات اور محکمات جن میں کوئی استعارہ نہ تھا اور کسی تاویل کی محتاج نہ تھیں اور ایک متشابہات جو محتاج تاویل تھیں اور بعض استعارات اور مجازات کے پردے میں محجوب تھیں۔“ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۰۲)

حقائق ونکات

دامنِ پیغمبر —— حرم پاک میں "قادیانیوں" کی پہلی کانفرنس

دامنِ پیغمبر

معاصر ہفت روزہ ایشیا اپنی اشاعت ۱۸؍۶ میں صفحہ ۱۲ پہ اداریہ میں رقمطراز ہے:۔

آخر میں ہم اپنے بھائیوں کو تاریخ دین کا وہ تابناک واقعہ یاد دلاتے ہیں۔ جو جزیرہ نمائے سینا میں رونما ہوا تھا ایک بہتی اور ظلم و استبداد سے پسی ہوئی قوم اپنے نبی کی قیادت میں ظالم کے چنگل سے نکل کر بحر احمر کے کنارے پہنچی ہی تھی کہ ظالم کو اس کی اطلاع ہو گئی اور وہ بھاگم بھاگ سر پر آ پہنچا۔ سامنے سمندر کی ہلاکت آفریں موجیں تھیں اور پیچھے ظالم اپنے استبداد کے چشم انسانی کو کوئی راہ نجات دکھائی نہ دے رہی تھی نہ دے سکتی تھی ضعیف و بزدل قوم یہ صورت حال دیکھکر چلا اٹھی۔ ہم مارے گئے!

لیکن خدا پر بھروسہ رکھنے والے پیغمبر نے جواب دیا۔

ہرگز نہیں میرا رب میرے ساتھ ہے

وہ میری دستگیری و رہنمائی کرے گا

اور جب اس کا دامن تھاما گیا تو ہلاکت خیز موجیں مرمر کا فرش بن گئیں اور ظالم ان میں ڈوب کر رہا —— اور یہ تجربہ آج بھی آزمایا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ دامن پیغمبر تھام لیا جائے۔ (ایشیا ۱۸؍۶ صفحہ ۱۲)

جب آپ لوگوں کے نزدیک اب کوئی کسی قسم کا پیغمبر آ ہی نہیں سکتا تو دامن کس کا تھاما جائے؟ شاید حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا انتظار ہو۔

حرم پاک میں "قادیانیوں" کی پہلی کانفرنس

شاید دوست عنوان بالا دیکھکر حیران ہوں گے کہ ؎

ہم نے مکہ میں کانفرنس کر دی؟ اور ہم کو ذرا خبر نہ ہوئی؟

تاہم راوی نہایت معتبر ہے یعنی مدیر المنبر حکیم عبد الرحیم اشرف بوزن عبد الکریم شورش مرد ننگ ہی کو نہ دیکھئے بلکہ یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ دونوں تخلصوں میں لفظ "شر" موجود ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اشرف صاحب نے بڑے تجربوں اور مشاہدوں سے یہ خبر اپنی لیبارٹری میں ایجاد کی ہے۔ یہ جو المنبر ماہ دو ماہ دیکھنے میں نہیں آیا تو اس کی وجہ یہی تھی کہ اشرف صاحب اسی خبر کے تعلق میں دن رات تجربات اور مشاہدات میں مصروف رہے ہوں گے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اشرف صاحب نے ابھی اس کانفرنس کی تفاصیل بیان نہیں فرمائیں۔ چنانچہ اس کے متعلق آخری اطلاع جو آپ نے دی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"حرم میں قادیانیوں کی کانفرنس ایک عظیم سازش ہے۔ جس کا آغاز جنگ عظیم اول میں ہوا اس کی تفاصیل زیر مطالعہ مضمون کی آئندہ اقساط میں ملاحظہ ہو" (المنبر)

حقیقی تفاصیل تو وہی ہوں گی۔ جو اشرف صاحب پیش کریں گے جیسا کہ کہتے ہیں تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں۔ اس لئے المنبر کی آئندہ اشاعت کا انتظار لابدی ہے۔ تاہم چونکہ اشرف صاحب نے کچھ کچھ حال خود قبل از وقت آوٹ (out) کر دیا ہوا ہے۔ اس لئے بلی کے مکمل طور پر باہر آنے تک ہم ان باتوں سے استفادہ کرتے ہیں جو اشرف صاحب کی بے احتیاطی کی وجہ سے بعض امتحانی پرچوں کی طرح آوٹ ہو گئی ہیں۔ اس ضمن میں پہلی بات تو وہ ہے جو ایک مودودی نے شاہ فیصل کی دعوت میں چوہدری ظفر اللہ خاں کو دیکھکر سکتہ کے عالم میں ہفت روزہ ایشیا کو بذریعہ خط ارسال کی ہے۔

مودودی اخبار کو شاید صحیح علم نہ ہو کیونکہ اصل حقیقت تو اشرف صاحب ہی کو معلوم ہو گی۔ انہوں نے اپنی لیبارٹری میں بڑی محنت اور کاوش سے یہ خبر ایجاد کی ہے۔ تاہم مودودی نامہ نگار کے خط سے یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ شاہ فیصل نے جو دعوت دی وہ شاید حرم میں قادیانیوں کی پہلی کانفرنس کے اعزاز میں دی ہو جس میں مودودی نامہ نگار کو بھی یہ دکھانے کے لئے مدعو کر لیا ہو کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا ہے وہ کونا کا پتھر ہے۔

اگر ہمارا قیاس صحیح ہے اور اشرف صاحب کی خبر میں یہی بات ہے تو چاہیئے کہ تمام احمدی اشرف صاحب کا منہ اشرفیوں سے بھر دیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک نہایت مبشر خبر اختراع کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ اشرف صاحب کا کشف ہی ہو اور اللہ تعالیٰ نے انہیں "قادیانیت" کے عظیم الشان مستقبل کی خبر اس طرح دیدی ہو اور اشرف صاحب کو مغالطہ لگا ہو کہ انہوں نے بڑے بڑے تجربات اور مشاہدات کے بعد یہ خبر ایجاد کی ہے۔ واللہ اعلم۔

عالم عیسائیت

نئے عہد نامہ کا الہامی مقام

نئے عہد نامہ کے متعلق قریباً ہزار سال تک مسیحی دنیا کی غالب اکثریت کا عقیدہ رہا کہ وہ لفظاً اور معناً الہامی کتاب ہے اور اس کا ہر لفظ وحی کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ نئے عہد نامہ کو سرسری نظر سے دیکھنے سے ہی یہ نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے نئے عہد کے مصنفین کہیں بھی اپنی کتابوں کو الہامی قرار نہیں دیتے بلکہ وضاحتاً بیان کرتے ہیں کہ وہ خود ان تحریرات کے لکھنے والے ہیں۔ مثلاً لوقا ۱؍۱تا۴ میں لکھا ہے "چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیوفلس! میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں۔ تاکہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ہے۔ ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے"

اسی طرح پولوس ۲۔ کرنتھیوں ۱۱؍۱۷ میں کہتا ہے جو کچھ میں کہتا ہوں وہ خداوند کے طور پر نہیں بلکہ گویا بے وقوفی سے اور اس جرأت سے کہتا ہوں جو فخر کرنے میں ہوتی ہے۔ پھر پولوس ۱۔ کرنتھیوں ۷؍۲۵ میں لکھتا ہے:۔

"کنواریوں کے حق میں میرے پاس خداوند کا کوئی حکم نہیں لیکن دیانتدار ہونے کے لئے جیسا کہ خداوند کی طرف سے مجھ پر رحم ہوا اس کے موافق اپنی رائے دیتا ہوں"۔

یوحنا کے مکاشفہ میں چونکہ یوحنا نے اپنے کشوف کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے مکاشفہ کے آخر میں اس نے لوگوں کو تنبیہہ کی ہے وہ ان پیشگوئیوں میں جو ان کشوف میں بتائی گئی ہیں۔ کمی بیشی نہ کریں لکھا ہے:۔

"میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا"

(مکاشفہ ۲۲؍۱۸-۱۹)

اس حوالہ کو بعض دفعہ بعض عیسائی نئے عہد نامہ کے لفظی الہامی کے ثبوت میں پیش کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس میں ساری کتاب کے لفظی الہامی ہونے کے متعلق استنباط نہیں ہوتا بلکہ ظاہر ہوتا ہے کہ یوحنا ان کشوف کے بیان کرنے کے بعد جو خدا تعالیٰ نے دکھائے اب خود ایک تنبیہی نوٹ لکھ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اسی باب کی آیات ۸ تا ۹ ہمارے نقطہ نظر کو صراحتاً ثابت کر دیتی ہیں لکھا ہے:۔

"پھر اس نے مجھ سے کہا یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔ چنانچہ خداوند نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے۔ اپنے فرشتہ کو اس لئے بھیجا کہ اپنے بندوں کو باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضروری ہے۔ اور دیکھو میں جلد آنے والا ہوں مبارک ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ میں وہی یوحنا ہوں جو ان باتوں کو سنتا اور دیکھتا تھا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تو جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں دکھائیں میں اس کے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا۔ اس نے مجھ سے کہا خبردار ایسا نہ کر۔ میں تیرا اور تیرے بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہمخدمت ہوں خدا ہی کو سجدہ کر۔ (مکاشفہ ۲۲؍۸-۹)

(نصیر احمد شاد ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے ؎

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر ہیں
یا
"عرشِ معلّیٰ" پر

(۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں ہیں؟ یہ سوال ہمارے ان غیر احمدی دوستوں کے لئے قابل غور ہے جو آیۃ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ سے ان کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا یقین کرتے ہیں۔ حالانکہ نہ عربی زبان میں رَفَعَ کے معنی آسمان پر جسم کو اٹھا کر لے جانے کے ہیں اور نہ ہی رفع کے ساتھ آسمان کا لفظ موجود ہے بلکہ پ ۳ ع ۶ میں رفع سے پہلے صاف موت کا وعدہ ہے۔ جیسا کہ فرمایا

یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ

اے عیسیٰ میں ہی تجھے موت دوں گا اور پھر اپنی جناب میں مرفوع کروں گا۔ گویا موت کا وعدہ پہلے پورا ہو کر بعد میں رفع ہونا تھا۔ اور بخاری (جلد ۳ کتاب التفسیر ص۸) میں حضرت ابن عباسؓ نے مُتَوَفِّیْکَ کے معنی مُمِیْتُکَ موت دینا فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں اِلَیْهِ اور اِلَیَّ کے الفاظ قرآنی بھی قابل توجہ ہیں۔ اگر خدا نے مسیح کو بجسم عنصری آسمان پر اٹھا لیا ہے تو کیا خدا آسمان پر ہے اور محدود ہے؟ "اپنی طرف" کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ جہاں خدا ہے مسیح وہاں گئے ہوں گے۔ حالانکہ خدا ہر جگہ ہے نہ کہ محدود۔

لفظ اِلَیَّ کا لفظ ملاحظہ ہو۔ حضرت ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔

اِنِّیْ مُهَاجِرٌ اِلٰی رَبِّیْ (پ ۲۰ ع ۲)

کہ میں ہجرت کر کے اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں

اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ (پ ۲۳ ع ۷)

کہ میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں۔ کیا اس سے مراد یہ ہوگا کہ حضرت ابراہیمؑ زندہ آسمان پر خدا کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ کسی کے مرنے پر کہا جاتا ہے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (پ ۲ ع ۱۹)

کہ ہم سب اللہ کے ہیں اور ہم سب اسی خدا کی طرف راجع یعنی واپس جانے والے ہیں۔ لفظ رجوع بمعنی واپس جانا صاف بتاتا ہے کہ ہم سب انسان خدا کی طرف سے ہی آئے تھے۔ مگر یہاں سے کیوں نہ یہ مطلب لیا جائے کہ سب آسمان سے آئے ہوئے ہیں سب واپس جائیں گے۔ اگر لفظ الیٰ کی وجہ سے مسیح کا آسمان پر جانا مانیں تو ماننا پڑے گا کہ ہم سب بھی آسمان سے آئے تھے اور سب کا بجسم عنصری آسمان پر جانا ضروری ہوا۔ اسی لئے لفظ رجوع بمعنی واپس فرمایا مگر یہ لفظ مسیح کے لئے نہیں ہے۔

(۲)

لفظ رفع کے ساتھ الیٰ کا صلہ بھی آسمان پر اٹھائے جانے کی دلیل میں پیش کیا جاتا ہے (ملاحظہ ہو رسالہ حیات مسیح ص۷ از مولوی عبدالعزیز صاحب ملتان شہر) مگر اس کی کلام عرب سے کوئی مثال نہیں بتائی جاتی۔ ہم اس کے برعکس بتاتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے دکھاتے ہیں۔ فرمایا

اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَةِ

(کنز العمال جلد ۲ ص۲۵ حدیث ۵۹۹)

جب بندہ انکسار اور تواضع اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کا ساتویں آسمان پر رفع کر لیتا ہے۔ یہاں لفظ رفع اللہ فاعل۔ عبد فعل مفعول اور الیٰ کا صلہ کے ساتھ ساتویں آسمان کا لفظ بھی موجود ہے۔ سوچئے کہ کیا مسیح ناصری نے تواضع ناقص کی تھی یا کامل؟ اگر کامل تواضع کی تھی تو ساتویں آسمان پر اٹھائے گئے ہوتے اور اگر دوسرے آسمان پر اٹھائے گئے ہیں۔ تو تواضع ناقص ٹھہری۔ نیز کیا امت محمدیہ میں سے کسی صالح مومن شہید صدیق خلیفہ۔ مجدد۔ محدث۔ ولی۔ قطب غوث یا کسی اور نبی نے بھی تواضع اور انکسار کیا تھا کہ نہیں؟ اگر کیا تھا تو بروئے حدیث ان کا آسمان پر جانا ثابت کرنا ضروری ہوگا ورنہ ماننا پڑے گا کہ مسیح کے سوا باقی سب لوگ غیر متواضع ہی تھے۔ نعوذ باللہ۔

(۳)

صحیح بخاری (جلد ۲ ص۱۳۰/۲۰۱) میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج میں مسیح ناصری کو دوسرے آسمان پر دیکھا تھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضور نے دیگر آسمانوں پر کئی اور نبیوں سے بھی ملاقات فرمائی بلکہ مسیح کے ساتھ دوسرے آسمان پر یحییٰ نبی سے بھی ملاقات کی۔ تو کیا وہ تمام انبیاء جن کو معراج میں دیکھا گیا یا جن کو نماز پڑھائی وہ تمام نبی مختلف آسمانوں پر بجسد عنصری زندہ موجود ہیں اگر نہیں تو کیوں؟

(۴)

حضرت مسیح کہاں ہیں؟ (بخاری جلد ۲ ص ۱۳۰/۲۰۱) کی ایک حدیث بتاتی ہے کہ جناب مسیح و یحییٰ نبی دوسرے آسمان پر ہیں۔ لیکن بخاری (جلد ۴ کتاب التوحید ص۱۵۰) کی حدیث دوسرے آسمان پر حضرت ادریس کا ہونا بتاتی ہے۔ اب بتلائیے کہ دوسرے آسمان پر حضرت مسیح و یحییٰ نبی ہیں یا کہ حضرت ادریس؟

(۵)

قرآن مجید میں ہے۔

نَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (پ ۲۶ ع ۱۵)

هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ (پ ۷ ع ۸)

یعنی اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے لحاظ سے آسمان و زمین میں ہر جگہ موجود ہے۔ یہاں تک کہ ہر آدمی کی شہ رگ سے بھی قریب تر ہے۔ اگر مسیح کی شہ رگ سے خدا قریب تھا تو مسیح کو کسی اور جگہ یا آسمان پر اٹھا کر لے جانا باطل ٹھہرا۔ ورنہ ماننا ہوگا کہ مسیح کی شہ رگ کے قریب بلکہ زمین پر بھی خدا موجود نہ تھا۔

ناظرین ہماری اس دلیل سے بچاؤ کے لئے ایک نیا جواب اور انوکھا خیال ملاحظہ فرمائیں۔

ڈیرہ غازیخاں کی جامع مسجد اہل حدیث کے خطیب نے بریلویوں کے مقابل ایک رسالہ لکھا ہے اور بریلویوں سے کہا ہے کہ تم تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ حاضر و ناظر مانتے ہو۔ ہم اہلحدیث تو خدا کو بھی حاضر و ناظر اور "ہر جگہ" موجود نہیں مانتے۔ اور اس کی وجہ کیا عجیب بیان کرتے ہیں وہ لکھتے ہیں۔

"ہم تو اللہ کی ذات بابرکات کو ہر جگہ نہیں مانتے بلکہ اللہ کی ذات کو عرش معلی پر تسلیم کرتے ہیں اور اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی ہمارا عقیدہ ہے۔ خدا کا علم سنتا جانتا دیکھتا ہر جگہ ہے۔ خدا کی ذات ہر جگہ نہیں ہے۔"

پھر اسکی دلیل میں کیا خوب فرماتے ہیں کہ:۔

"خدا کی ذات کو اگر ہر جگہ مانا جائے تو (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی اللہ ایک ہے) اللہ ایک ثابت نہیں ہوتا بلکہ ساری دنیا خدا سے بھری ہوئی ثابت ہوتی ہے۔ اور خدا کی ذات ہر جگہ ماننے سے آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ کا مطلب صحیح نہیں بنتا"

(رسالہ مرزا ناظر کی تحقیق کا جواب ص۱۶ مطبوعہ ڈیرہ غازیخاں مورخہ ۱۷/۷/۵۹)

گویا اگر خدا کی ذات کو ہر جگہ مانا گیا۔ تو مسیح کو بھی ہر جگہ ماننا ہوگا جو امر محال ہے اس لئے احمدیوں کی دلیل سے بچنے کے لئے تم یہ کہو کہ خدا نہ آسمان پر ہے نہ زمین پر بلکہ اللہ کی ذات کو عرش معلی پر مانو تاکہ بچ جاؤ۔

مگر سوال یہ ہے کہ گو آپ نے خدا کو محدود اور حادث مان لیا۔ اور زمین کو خدا کے وجود سے خالی قرار دے دیا اور آیات قرآنی کو بھی پس پشت پھینک دیا مگر پھر حدیثوں کی رو سے آپ لوگ مسیح ناصری کو آسمان پر مانو گے یا اللہ کی ذات کے پاس عرش معلی پر تسلیم کرو گے۔

خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی
مربی انچارج سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ

قطعات

مرا دل نرغۂ آفات میں تھا
ہجوم فتنہ میری گھات میں تھا
میں کانپا گر پڑا جب ہوش آیا
مرا بازو خدا کے ہات میں تھا

مرے دنیا و دیں تیرے حوالے
مری جان حزیں تیرے حوالے
اسے ناشاد رکھ یا شاد کر دے
دل اندوہگیں تیرے حوالے

سعید احمد اعجاز

چندوں کی بروقت وصولی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا۔

"یہ جو ہمارے چندے ہیں بعض کو ہر ماہ اور بعض کو ہر چھ ماہ بعد ادا کرنے ضروری ہیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانیوں کے نتیجہ میں جو برکتیں اور رحمتیں ہمارے لئے مقدر ہیں وہ انہیں نہیں ملیں گی اور ان میں روحانی کمزوری پیدا ہو جائے گی۔ پس عہدیداروں کو چاہیئے چندے لینے وقت پر وصولی کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو۔"

اس ارشاد پر عمل کرنے کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ شہری جماعتوں کا ہر مہینہ کا بجٹ اسی مہینہ میں پورا ہو جائے اور زمیندارہ جماعتوں کا ششماہی بجٹ ہر فصل پر پورا ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے بہت سی جماعتوں کو اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور ہمارے چندوں کی وصولی پر کافی خوشگوار اثر پڑا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک بعض جماعتوں نے اس ارشاد کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا اور وہ ابھی تک اسی غلط روش پر قائم ہیں۔ کہ سال ختم ہونے کے قریب بجٹ پورا کرنے کی جدوجہد شروع کریں گی۔ ظاہر ہے کہ اس طرح اپنی کوششوں کو پیچھے ڈال کر سال کے آخر میں وہ چندوں کی پوری وصولی میں کامیاب نہیں ہو سکتیں

لہذا نظارت بیت المال تمام امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ہر مہینہ اپنی اپنی جماعت کی وصولی کا جائزہ لیں اور جہاں جہاں کمی رہ گئی ہو۔ اسے پورا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو تیز کر دیں۔

نظارت بیت المال پہلی سہ ماہی کے آخر پر یعنی ۳۱ جولائی تک کی تمام جماعتوں کی وصولی کا جائزہ لے گی اور جن جماعتوں کے متعلق ثابت ہوا کہ انہوں نے حضور کے اس ارشاد پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضور کی خدمت بابرکت میں پیش کی جائیں گی۔ پس احباب کو لگاتار کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کسی جماعت کا نام اس فہرست میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے

(ناظر بیت المال آمد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تحریک جدید ہمیں کس طرح کامیاب کر سکتی ہے

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"اچھی طرح یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کامیابیاں انہی لوگوں کو عطا کرتا ہے جو کام کے عادی ہوں۔ جیتنے والے محنتوں سے نہیں گھبرایا کرتے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والنّٰشِطٰتِ نشطًا۔ وّالسّٰبِحٰتِ سبحًا۔ یعنی ہمیشہ وہی کامیاب ہوتے ہیں جو گرہ کشائی میں لگے رہتے ہیں۔ وہ چھوڑتے نہیں جب تک گرہ کو کھول نہیں لیتے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو۔ ۔ ۔ ۔ جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی

الفضل ۳ فروری ۱۹۴۰ء

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

وقف جدید کا دفتر اطفال

ابھی تک کثرت سے ایسی جماعتیں موجود ہیں کہ جن کی طرف سے امسال بچوں۔ اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے وعدہ جات وقف جدید موصول نہیں ہوئے۔ تمام جماعتوں کے متعلقہ عہدیداران اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنی اپنی جماعت کا جائزہ لیں اور اگر انہوں نے ابھی تک یہ وعدے نہیں بھجوائے تو فوری طور پر اس طرف توجہ فرما دیں اور نہ صرف وعدے ہی جلدی کر بھجوائیں بلکہ ساتھ کے ساتھ نقد وصولی کی بھی کوشش فرما دیں۔ کیونکہ نصف کے قریب سال گذر چکا ہے۔ اسلئے وصولی کی طرف فوری توجہ بھی نہایت ضروری ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

چندہ جلسہ سالانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۲۳ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چندہ جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے کہ

" اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے یہ سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کا الگ رکھا جاوے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں۔ مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہے گا۔"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سال عہدیداروں کو ابھی سے پوری پوری کوشش شروع کر دینی چاہیئے کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ اس کار خیر میں پورا حصہ لے کر اپنا ایمان تازہ کرنے کی سعادت سے محروم رہ جاوے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ٹائم ٹیبل یونائیٹڈ بس سروس سرگودہا

نمبر سروس	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
روانگی از سرگودہا برائے لاہور	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روانگی از لاہور برائے سرگودہا	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
روانگی از سرگودہا برائے گوجرانوالہ	[illegible]	[illegible]	روانگی گوجرانوالہ تا سرگودہا						۹-۳۰	[illegible]	(منیجر)				

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے مفید و مجرب نسخہ۔ قیمت مکمل کورس ۱۲ روپے، دواخانہ خدمت خلق ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۱۱:۔ میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری فیروز الدین قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ڈاک خانہ خاص ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۶۷ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر مبلغ دو صد روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے

(۲) کلنٹے طلائی دو تولہ قیمتی اندازاً ۔/۲۵۰ روپے۔

میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی مزید جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فی الحال کوئی آمد نہیں۔ ذریعہ آمد پیدا ہونے پر اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

(شرط اول ۔/۲ روپے)

الامتہ: حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری فیروز الدین صاحب شیخ بستی گلی نمبرا نزد شبلیج کاٹن ملز اوکاڑہ۔ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد: خاکسار حاکم علی ٹیچر ایم بی ہائی سکول اوکاڑہ

گواہ شد: محمد صادق ڈسٹ انسپکٹر وصایا حال اوکاڑہ

مسل نمبر ۱۸۸۱۲:۔ میں برکت علی ولد نبی بخش قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن حافظ آباد ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۔/۶۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول ۔/۶ روپے)

العبد: نشان انگوٹھا برکت علی ولد نبی بخش حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد: برکت علی امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد: غلام احمد سیکرٹری مال حافظ آباد

مسل نمبر ۱۸۸۱۳:۔ میں محمد سعید ولد میاں خان صاحب قوم بھٹی پیشہ زمیندار ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیر کی جرنیکی ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد بزرگوار بقید حیات ہیں۔ میرے نام کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت نوے روپے بطور ملازم ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کروں گا۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(شرط اول ۔/۳/۵۰ روپے) العبد: محمد سعید قلم خود سکنہ پیر کی جرنیکی۔ ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں۔ ضلع گوجرانوالہ حال ملازم تھانہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں

گواہ شد: محمد یعقوب سیکرٹری مال پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل، کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت منداحباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور۔ فون نمبر ۶۲۶۱۹

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے

نئے ماڈل کے چولہے

بلحاظ اپنی خوبصورتی، مضبوطی، تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں

اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرمائیں

کالی ۱۹

فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف، جگر، تپ اور تلی کی تمام امراض یرقان، ضعف جگر، بھس، کمی خون، ہاتھ پاؤں چہرہ پر سوجن اور چہرہ کی زردی وغیرہ کا خدا تعالیٰ کے فضل سے سریع الاثر کامیاب اور مکمل علاج ہے قیمت فی شیشی، تولہ ۳ روپے

دواخانہ رحمت ربوہ

صرف دس روپے میں!
• دمہ • بلڈپریشر • نکسیر • سر درد • ہر قسم کی دردیں • کالی کھانسی • ناسور • لیکوریا • بانجھ پن • لکنت کا مکمل علاج
راحت ہومیو اینڈ کمپنی، ربوہ

قابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ
ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

احباب ہمیشہ
اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی آرام دہ
بسوں میں سفر کریں! (مینیجر)

ضروری اعلان

بل ماہ جون ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ر جولائی ۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ر جولائی تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (مینیجر)

ترسیل زر
اور
انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵/- روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۴ جون تا ۳۰ جون ۱۹۶۷ء

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

۲۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مورخہ ۳۰ جون کو مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تعمیر بیت اللہ کے ۲۳ مقاصد کی روشنی میں مَیں جماعت کے سامنے تربیت کی جو سکیم رکھنا چاہتا ہوں وہ ساٹھ ستر شقوں پر مشتمل ہے۔ اسے تفصیل سے بیان کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سکیم کو تو سفر یورپ سے واپسی کے بعد بیان کروں۔ آج میں احباب کو بعض امور کی طرف جو بنیادی اہمیت کے حامل ہیں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد حضور نے تعلیم القرآن کی تحریک میں دلی ذوق و شوق اور پورے تعہد کے ساتھ شریک ہونے، تحریک جدید کے دفتر سوم میں عورتوں، بچوں اور جوانوں کو زیادہ سے زیادہ شامل کرنے اور وقف جدید کے دفتر اطفال میں تمام اطفال کو شریک کرکے ان میں خدمت اسلام کا بیج بونے کی اہمیت پر اختصار لیکن پوری جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی۔

۳۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے انگلستان کے علاوہ خاص سرزمین یورپ میں جماعت احمدیہ کی پانچویں مسجد کی تعمیر اب آخری مراحل میں ہے اور اس کے افتتاح کے لئے ۲۲ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ وہاں کے احباب نے حضور سے اس مسجد کا افتتاح فرمانے اور یورپ کے احمدیہ مشنوں کا دورہ کرنے کی غرض سے وہاں تشریف لانے کی درخواست کی ہے۔ حضور نے اعلائے کلمۂ اسلام کے خیال سے محض للہ ان کی اس درخواست کو قبول فرما لیا ہے۔ چنانچہ مجوزہ سفر یورپ کے لئے آج کل حضور خود بھی دعائیں کر رہے ہیں نیز حضور نے احباب جماعت کو بھی ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ کہ اگر یہ سفر مقدر ہے تو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اسے بابرکت بنائے اور اسلام کو اس سے زیادہ سے زیادہ منافع پہنچے۔

بعض مصالح اور مجبوریوں کے پیش نظر فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس موقع پر جماعت کی طرف سے بہت مختصر سا قافلہ یورپ روانہ ہو۔ چنانچہ قافلہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سمیت صرف چار افراد پر مشتمل ہوگا۔ اس کے علاوہ انشاء اللہ العزیز محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ، حرم سیدنا حضرت امیر المومنین اور محترمہ سیدہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب بھی اپنے خرچ پر یورپ تشریف لے جائیں گی۔

احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے سفر یورپ پر روانہ ہونے والے اس مختصر قافلہ کی مساعی میں بے اندازہ برکت ڈالے اور یورپ کی سرزمین میں اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے غیر معمولی سامان فرمائے تا سچائی کا آفتاب پوری شان کے ساتھ مغرب سے چڑھے اور بالآخر وہاں کی مردہ پرست اور دہریہ اقوام کو سچے خدا کا پتہ لگے اور وہ دیوانہ وار اسلام کی آغوش میں آکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے لگیں۔ نیز احباب خاص توجہ اور التزام سے یہ دعا بھی کریں کہ اگر یہ سفر مقدر ہے تو اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور حضور کے جملہ ہمراہیوں کا ہر ہر قدم پر ہر آن حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو حضور بخیر و عافیت منزل مقصود پر پہنچیں، اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں وہاں رہیں۔ اور اُسی کے فضل سے وہاں کلمۂ حق کی منادی کرنے اور اسلام کا پیغام کامیابی سے پہنچانے اور ان لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے بعد کامیاب و کامران بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں آمین۔ اللھم آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اس ہفتے بجلی کی قلت ختم ہوجائے گی

لاہور یکم جولائی۔ مغربی پاکستان میں بجلی کی قلت اس ماہ کے پہلے ہفتے میں ختم ہو جائے گی۔ ۲ جولائی کو منگلا میں دو نئے جنریٹروں کا افتتاح ہو رہا ہے۔ جن سے دو لاکھ کلوواٹ بجلی پیدا ہوگی۔ واپڈا کے اعلیٰ حکام کا کہنا ہے کہ نئے جنریٹروں کے اضافے کے بعد صوبے میں بجلی کی قلت کا قطعی طور پر خاتمہ ہو جائے گا۔

۶۸-۱۹۶۷ء کا بجٹ منظور کر لیا گیا۔

لاہور یکم جولائی۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے پندرہ روزہ بحث کے بعد یکم جولائی ۱۹۶۷ سے شروع ہونے والے مالی سال کے صوبائی بجٹ کی منظوری دے دی ہے صوبائی اسمبلی نے جمعہ کے روز فنانس بل کی توثیق کر دی تھی جس کے ذریعہ صوبہ میں ٹیکس عائد کئے گئے ہیں۔ پاگزشتہ سال کے ٹیکسوں کو جاری رکھا گیا ہے بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے۔ البتہ چند رعائتیں ضرور دی گئی ہیں۔

صدر عارف کی اپیل

قاہرہ یکم جولائی۔ بیت المقدس کو اسرائیل میں ضم کرنے کے خلاف پوری عرب دنیا میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور شدید ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ عراق کے صدر عارف نے بیت المقدس کے اسرائیل میں انضمام کے خلاف غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ کعبہ اوّل کو یہودیوں سے آزاد کرائیں عرب لیگ نے تمام عرب ملکوں کے نمائندوں پر زور دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ میں اسرائیل کے اس ناپاک اقدام کے خلاف پوری کوشش کریں۔

پاکستان کی قرارداد کی حمایت

نیو یارک یکم جولائی۔ جنرل اسمبلی میں مزید ملکوں نے مفتوحہ عرب علاقوں سے اسرائیلی فوج کے فوری انخلاء کی حمایت کی ہے۔ کل پاکستان اور یوگوسلاویہ سمیت پندرہ ملکوں نے اسرائیلی فوج کے انخلاء کی جو قرارداد پیش کی ہے ۔ روسی قرارداد کے مقابلہ میں اسے زبردست حمایت حاصل ہو رہی ہے اور توقع ہے کہ وہ منظور ہو جائے گی۔

برطانیہ میں پٹرول کے نرخوں میں اضافہ

لندن یکم جولائی۔ بجلی اور ایندھن کے برطانوی وزیر مسٹر رچرڈ مارش نے برطانوی دارالعلوم میں اعلان کیا ہے کہ پٹرول کے نرخوں میں دو پنس فی گیلن کا اضافہ ہو جائے گا۔ اور تیل کی تمام مصنوعات کے دام بھی بڑھ جائیں گے۔

-۔-

پاکستان ویسٹرن ریلوے، ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹائم اینڈ فیئر ٹیبل کا آئندہ انگریزی اور اردو ایڈیشن یکم اکتوبر ۱۹۶۷ء کو شائع ہوگا۔ مشتہر حضرات سے التماس ہے کہ وہ دستخط کنندہ ذیل کو ۲۰ اگست ۱۹۶۷ء سے پیشتر اپنے اشتہارات کی اشاعت کے سلسلے میں جگہ کی ضروریات سے مطلع کر دیں۔ ایک سطری۔ پورے صفحہ (عام یا رنگین) اور نصف صفحہ کے اشتہارات قبول کئے جائیں گے۔

ڈپٹی چیئرمین / کمرشل پی ڈبلیو ریلوے۔ لاہور

۱۷/۱۷ (۷) ۱۸۶۶

راولپنڈی میں مکان برائے فروخت

محلہ اکال گڑھ۔ پختہ مکان۔ چار کمرے اور ڈیوڑھی۔ کچن، سٹور، غسل خانہ، گیلری، سب میں بجلی۔

قیمت اندازاً اٹھارہ ہزار روپے احمدی خریدار سے رعایت۔ خواہشمند ڈاکٹر محمد محمود خان مکان نمبر ۸۹/۱۲۰ سے فی الفور رجوع کریں۔

(رحمت علی مسلم ایم اے)